https://alamin.tuf.edu.pk/
Al-Amīn الامین (Faiṣalābād)
ISSN (print): 2790-6507; ISSN (online): 2790-6515
Volume 3; Issue 1; Article No. 25030104

RESEARCH ARTICLE

دور حاضر میں ختم نبوت کی ترویج و اشاعت میں میڈیا کا کردار

The Role of Media in the Promotion and Dissemination of the Finality of Prophethood in the Contemporary Era

Najma Bano
Department of Arabic, Govt Graduate College for women, Faisalabad
Email: najmaarab@gmail.com

Paper history
Received: 31 January 2025
Revised: 17 May 2025
Accepted: 29 May 2025
Published online: 27 June 2025

Abstract

The belief in the Finality of Prophethood (Khatm-e-Nubuwwat) is a fundamental and defining principle of Islam, deeply rooted in the faith and identity of Muslims worldwide. In the contemporary era, print media including newspapers, magazines, journals, and pamphlets have become a vital tool for the propagation and dissemination of religious beliefs and values. This research study explores the significant role played by print media in promoting and spreading awareness about the doctrine of the Finality of Prophethood. The study examines various print media outlets in both Urdu and English to evaluate their contribution toward educating the public, countering misconceptions, and reinforcing the importance of this core Islamic belief. It examines the strategies employed by print media to engage readers, the effectiveness of these methods in creating awareness, and the challenges they face in the context of modern social and intellectual environments. Additionally, the research highlights how print media serves as a platform for scholarly discussions, community mobilization, and the defense of beliefs against misinterpretations or opposing narratives. Despite the rise of digital media, print media continues to be influential, especially among certain demographics and regions where traditional forms of communication hold significant value. The study concludes by recommending ways to enhance the impact of print media in religious discourse and to address emerging challenges in the promotion of the belief in the Finality of Prophethood.

Keywords

Khatm-e-Nubuwwat, Print Media, Religious Propagation, Islamic Identity, Media Influence, Contemporary Challenges

© 2025 The Authors. Al-Amīn (Faiṣalābād) published by The University of Faisalabad, Faisalabad, Pakistan
This is an open access article under the terms of the Creative Commons Attribution License, which permits commercial use, distribution and reproduction in any medium, provided the original work is properly cited

تعارف

آج کے دور میں صحافت کو جو اہمیت حاصل ہے وہ اسے پہلے حاصل نہیں تھی۔صحافت سے ہمیشہ ہر معاشرے کے علم ، اور تعلیم و ثقافت میں اضافہ ہوتا ہے۔انسان کے اندر پیدا ہونے والے احساسات اور خیالات کو پیش کرنے کا اہم ذریعہ صحافت ہے۔صحافت پوری دنیا میں ترقی کر رہی ہے۔ اپنے تاریخی سفر میں مسلمانوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔صحافت کا پریس سے بہت مضبوط اور گہرا رشتہ ہے، انسان علم و معرفت حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتا رہتا ہے۔ پہلے زمانے میں لوگ یہ جاننا چاہتے تھے کہ ان سے جو لوگ بہت دور رہتے ہیں ان کے حالات وغیرہ جان سکے ،ان کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے ، ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے ۔اس لئے اس کے لئے کوششیں کی گئیں اور صحافت ایک جدید آلے کی حیثیت سے متعارف کروایا گیا۔صحافت انسان کی ضرورت بن گئی ہے۔صحافت ترقی کے راستوں کو آسان بناتی ہے ،اہم خبروں کو سامنے لاتی ہے۔ صحافت کے ذریعے اسلام کی دعوت دی جاسکتی ہے ۔صحافت میں پرنٹ میڈیا کی اہمیت بہت زیادہ ہے، آج کے دور میں چاہے انٹرنیٹ ،سوشل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا نے بہت ترقی حاصل کرلی ہے لیکن جو مقام پرنٹ میڈیا کا ہے وہ کسی اور کا نہیں۔

صحافت کا لغوی معنی

(صَ۔حَا۔فت] (ع۔امث[اخباری کاروبار ،اخبار نویسی،انگ

صحافی۔ (ص،حَا، فی](ع۔امذ[اخبار نویسی) انگ (journalist) یہ صحافت کے لغوی معنی ہیں ۔کسی معاملے کے بارے میں تحقیق کرنا پھر اسے لوگوں تک پہنچانے والے کو صحافی ، صحافت کہتے ہیں۔[1]

صحافت کی تعریف

صحافت اور صحافی کے الفاظ عربی زبان کے لفظ صحیفہ سے نکلے ہیں لیکن ہمارے ہاں انگریزی کے الفاظ جرنل ازم(journalism) اور جرنلسٹ (journalist) کے ترجمے کے طور پر ہی رائج ہوئے ہیں۔صحافت کی اصطلاح موقت الشیوع ، یعنی وقفوں سے شائع ہونے والے اخبار یا رسالے کے لیے استعمال ہوتی ہے ،لیکن اب ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے بھی خبریں اور حالات حاضرہ پر تبصرے ، انٹر ویوز اور فیچر ز نشر ہوتے ہیں اور ان کی ترتیب و تزئین بھی صحافی کرتے ہیں، اس لیے صحافت کی اصطلاح کا اطلاق اس کام پر بھی ہوتا ہے اور اسے ریڈیائی صحافت کہا جاتا ہے اور اس طرح صحافت کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا ہے ۔[2]

صحافی اس شخص کو کہتے ہیں جو ٹی وی چینلز اور اخبارات کے لیے خبریں لاتا ہے اور جگہ جگہ گھوم پھر کے تازہ ترین خبریں دیتا ہے ۔ اس کام کو صحافت کہتے ہیں ۔عصر حاضر میں صحافت کا دائرہ بہت زیادہ وسیع ہو گیا ہے۔صحافیوں کی وجہ سے مختلف خبروں کو وہاں تک پہنچایا جا سکتا ہے جہاں عام انسان کے لیے ممکن نہیں ہے۔صحافت کا پیشہ ایک بہت ذمہ دارانہ پیشہ ہے، صحافت کی اہم زمہ داری یہ ہے کہ کسی بھی خبر کو بلکل صحیح تحقیق کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرے ۔سید عبید السلام زینی نے اپنی کتاب اسلامی صحافت میں قائد اعظم کے صحافت کے بارے میں سنہرے حروف کو بہت عمدہ انداز میں بیان کیا ہے۔

قائد اعظم محمد علی جناح نے ۲۳ مئی ۱۹۴۴ ء کو سرینگر میں کشمیر کے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا

> "صحافت ایک بڑی قوت ہے جو فائدہ بھی پہنچا سکتی ہے اور نقصان بھی، اگر یہ ٹھیک نہج پر ہو تو رائے عامہ کی رہنمائی بھی کر سکتی ہے ۔ ۱۴ اپریل ۱۹۴۸ ء کو سول حکام سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا تھا :صحافت قوم کی ترقی و بہبود کے لیے اشد ضروری ہے کیونکہ اسی کے ذریعے زندگی کے تمام شعبوں میں سرگرمیاں بڑھانے کے لیے قوم کی رہنمائی اور رائے عامہ کی تشکیل کی جا سکتی ہے"[3]

صحافت کی ترقی میں ہی قوم کی ترقی ہے ۔صحافت کو اگر اچھے طریقے سے استعما ل کیا جائے تو یہ فائدہ پہنچاتی ہے اور اگر غلط طریقے سے تو یہ نقصان پہنچاتی ہے ۔جن ملکوں نے ترقی کی ہے انہوں نے صحافت کی ترقی کے لیے سرمایہ کاری کی اور صحافت کو دوسرے مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا۔صحافت لوگوں کی رہنمائی کرتی ہے۔

اسلامی صحافت

اسلامی صحافت سے مراد وہ صحافت ہے جس میں اسلامی رنگ غالب ہو اور جو زندگی کے تمام سیاسی ، اجتماعی،اقتصادی ، دینی اور قانونی پہلوؤں کو اسلامی نقطہ نظر سے پیش کرے ۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ

امور دینیہ کے علاوہ کسی اور چیز سے بحث ہی نہ کرے۔ اسلامی صحافت کو ادبی و اخلاقی نظریات اور دینی و سیاسی رجحانات و جذبات کی تعمیر کی وجہ سےاعلیٰ مقام حاصل رہا ہے ۔ یہ دینی ،سیاسی ،فکری اور نظریاتی تربیت کا کام بخوبی انجام دیتی رہی ہے۔ اس سے مسلما نوں کو عقلی و روحانی غذا فراہم ہو تی ہے ۔اسلامی صحافت نے ممالک اسلامیہ کی ثقافت اور ان کے علمی و ادبی دائرہ کار کو وسیع کرنے میں بھر پور حصہ لیا ہے اور ایسے مصنفین اور سیاسی لوگوں کی جماعتیں پیدا کیں ، جنہوں نے علم و ادب میں حصہ لینے کے ساتھ ثقافت اسلامیہ کے چشموں کو وسعت دی اور فکر اسلامیہ کو صحیح را ہ پر گامزن کیا۔[4]

اسلامی صحافت وہ ہے جس میں ہر معاملے کو اللہ کے حکم کے مطابق کیا جائے ۔ایمان داری کے ساتھ تحقیق کر کے ہر معاملے کو لوگوں کے سامنے لایا جائے۔ صحافی کو چاہیے کہ کسی شہادت کو نہ چھپائے، کسی کی دل آزاری نہ کرے ،کسی کا مذاق اُڑانے سے بچے ، عدل و انصاف سے کام لے ۔آج کے دور میں بہت کم صحافی ہیں جو اسلام کے اصول کو مد نظر رکھ کر خبروں کو سامنے لائیں، حالانکہ صحافت ایک عظیم اور مقدس پیشہ ہے۔ اسلامی صحافت لوگوں کے ذہنوں کی تعمیر میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے،اسلامی صحافت بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اچھے کاموں کی طرف لے کر آتی ہے۔

عصر حاضر میں صحافت کی اہمیت

عصر حاضر میں صحافت کو جو اہمیت حاصل ہے وہ ماضی میں کبھی اسے حاصل نہ تھی۔ آج اس نے وہ مرکزی مقام حاصل کر لیا ہے کہ زندگی اس کے گرد گھومتی نظر آتی ہے اور انسانی زندگی کے تمام بنیادی معاملات کاانحصار پر دارو مدار ہو گیا ہے۔صحافت فکری رہنمائی کرتی ہے، با مقصد تنقید کے ذریعے غلطی سے روکتی ہے، فکر انسانی کے دائرے کو وسیع کرتی ہے، معاصر تاریخ لکھتی ہے علمی و ادبی ترقی کے ساتھ اس میدان میں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتی ہے، ترقی کے راستوں کو آسان کرتی ہے اور ادب کو حقیقی زندگی سے قریب کر کے اس میں واقعیت و فعالیت پیدا کرتی ہے۔ وہ وضاحت سے واقعات کو پیش کرتی ہے ، خبروں اور اہم معاملات سے پردہ ہٹاتی ہے اور قاری کے لیے ہر وہ چیز پیش کرتی ہے جس کا وہ ضرورت مند ہوتا ہے ۔دور حاضر میں صحافت اقوام کی ترقی و پختگی کا مظہر ہے ۔ حصول حق و عدل میں معاون اور امن و سلامتی کے پھیلانے میں مدد گار ہے۔اس سے ہمیشہ ہر امت اور ہر معاشرے کی تعلیم میں اضافہ ہوتا ہے ۔ صحافت وطن کی محافظ اور اہل سیاست کا ہتھیار ہے ۔ صحافی کا قلم صحیح اور غلط ہر قسم کی معلومات فراہم کرنے کی طاقت رکھتا ہے ۔ یہ ملک کی بنیاد اور اہل ملک کی زبان ہے۔چار مخالف اخبار ایک ہزار بموں سے زیادہ خطرناک ہیں۔[5]

صحافت کو آج کے دور میں جو اہمیت حاصل ہے وہ پہلے نہیں تھی۔لیکن آج کے دور میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو صحافی ہیں لیکن وہ غیر ذمہ دار ہیں ، دین اور مذہب کے خلاف لکھتے ہیں ۔اگر صحافت کے پیشے کو صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے تو ملک کی بہترین خدمت کی جا سکتی ہے ۔اس سے معاشرے میں امن پھیلایا جا سکتا ہے،صحافت وطن کی محافظ ہے ۔صحافت نے حکمرانوں کو عوام کے مسائل حل کرنے پر مجبور کیا۔ ایک عام صحافی سے بڑے سے بڑے لوگ بھی ڈرتے ہیں ، صحافت ایک مقدس پیشہ ہے ۔ صحافیوں کے قلم کے ذریعے انصاف دیا جا سکتا ہے ، صحافی کے قلم کی سیاہی بہت اہمیت رکھتی ہے شہید کے خون کے برابر۔

قرآن مجید اور صحافت

قرآن کی روشنی میں صحافت کا فریضہ انجام دینا چاہیے۔صحافی جو بھی خبر دیتا ہے اس خبر کے خیر و شر کا خود ذمہ دار ہوتا ہے۔صحافی کو چاہیےکہ کوئی بھی خبر دینے سے پہلے خوب تحقیق کر لے اور کوئی بھی ایسی خبر نہ دے جس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو ۔

فحاشی پھیلانا حرام ہے

صحافت فحاشی پھیلا بھی سکتا ہے اور اس کی روک تھام بھی کر سکتا ہے ۔ آج کے دور میں فحاشی بہت زیادہ پھیل گئی ہے لیکن صحافت اسے روک سکتی ہے ۔اللہ تعالیٰ بُرے کاموں سے اور بُری باتوں سے منع فرماتا ہے اور ظلم اور زیادتی سے بھی منع فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قر آن مجید میں یہ چیزیں حرام کی ہیں ۔ قر آن مجید میں ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ[6]

"بے شک اللہ انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور رشتہ داروں کو دینے
کا حکم کرتا ہے اور بے حیائی اور بری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے، تمہیں
سمجھاتا ہے تاکہ تم سمجھو"

اللہ تعالیٰ نے فحاشی سے منع فرمایا ہے ،فحاشی میں زنا، بدکاری،بد کرداری ،جھوٹ، چوری ، گالیاں ، شراب نوشی وغیرہ آتی ہیں یہ سب اللہ نے حرام کی ہیں ۔غلط اور جھوٹی باتوں کو پھیلانا اور کرنا بھی فحش ہے۔صحافی کی ذمہ داری ہے کہ ایسی کوئی بھی بات لوگوں کے سامنے نہ لائے جس سے بے حیائی پھیلے،اگر کوئی غلط کام اس کے سامنے آگیا ہے تو عدالت کے سامنے پیش کرے اور جس نے گناہ کیا ہے اسے سزا دلائے ۔اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کرنے کا حکم دیا ہے ،بُرے کاموں سے منع فرمایا ہے ۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ-فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ-وَ
اللہُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللہِ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَتُہٗ وَ اَنَّ اللہَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یَآ
اَیُّـھَا الَّـذِیْنَ اٰمَنُـوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ ۚ وَمَنْ یَّتَّبِـعْ خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ فَاِنَّہ یَاْمُرُ
بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّـٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْـمَتُه مَا زَكـٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ
اللّـٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ۗ وَاللّـٰهُ سَمِیْـعٌ عَلِیْـمٌ [7]

"بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمانداروں میں بدکاری کا چرچا ہو ان کے
لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں
جانتے۔اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی(تو کیا کچھ نہ
ہوتا)اور یہ کہ اللہ نرمی کرنے والا مہربان ہے۔اے ایمان والو !شیطان کے
قدموں پر نہ چلو، اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلے گا سو وہ تو اسے بے
حیائی اور بری باتیں ہی بتائے گا، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی
رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا اور لیکن اللہ
جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے"

جو لوگ معاشرے میں بدکاری پھیلاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن مجید میں حکم دیا ہے کہ بُرائی اور فحش کاموں سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ سب حرام قرار دیا ہے ۔ جو لوگ بھی فحاشی پھیلاتے ہیں ان کے لئے دنیا میں بھی درد ناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی ۔ جو بھی بدکاری کے اڈے اور ہوٹلز وغیرہ بنائے ہوئے ہیں حکومت کو چاہیے کہ ان کو ختم کرے، ایسی تفریحات کا بھی خاتمہ کرے جس میں لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ ہوتے ہیں ۔ جو لوگ بھی اس میں شرکت کرتے ہیں وہ سب مجرم ہیں ۔ کیونکہ جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اگر لوگ وہ کام کریں تو وہ مجرم ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ ایسے کاموں کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے ۔معاشرے میں جو بھی فحش کام ہوں ان کی خبرتب دینی چاہیے جب ان لوگوں کو بُرے کام کی سزا دی جائے اور شرعی ثبوت موجود ہوں ،دوسرے لوگوں کے لئے عبرت ناک بنایا جائے ۔صحافی اگر کوئی ثبوت اور سزا کے بغیر ایسی خبروں کو سامنے لایا جائے تو وہ صرف فحش پھیلانے کا ذریعہ ہے ۔

صحافیوں کی احتیاط پاک دامن عورتوں کے بارے میں

سب کو اس بارے میں احتیاط کرنی چاہیے کسی بھی پاک دامن عورت پر کسی قسم کی تہمت نہ لگائیں ۔ خاص طور پر صحافی کو چاہیے کہ اگر کسی عورت کے بارے میں کوئی غلط بات سنے تو پہلے تحقیق کر لے اور پھر اس خبر کو سامنے لائےکیونکہ جو بھی کسی پاک دامن عورت پر بہتان تراشی کرتا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو معاف نہیں کرتا ۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

وَالَّـذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُـمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَۃِ شُهَدَآءَ فَاجْلِـدُوْهُـمْ ثَمَانِیْنَ جَلْـدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا
لَـهُـمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُـمُ الْفَاسِقُوْنَ اِلَّا الَّـذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّـٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْـمٌ [8]

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں
لاتے تو انہیں اسّی دُرّے مارو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو، اور وہی
لوگ نافرمان ہیں۔ مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور درست ہو گئے تو
بے شک اللہ بھی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے"

جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور گواہ بھی نہیں لاتے تو ان کو اسی درے مارنے کا حکم ہے کیونکہ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں ۔لیکن جو لوگ توبہ کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دیتا

ہے ۔معاشرے میں جن لوگو ں کے بھی نا جائز تعلقات ہوتے ہیں ان کو سب کے سامنے پیش نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے معاشرے میں برائیاں پھیلتی ہیں ۔جو کوئی زنا کا ارتکاب کرے اسے وہ سزا دینی چاہیے جس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔لیکن اگر کوئی جھوٹی گواہی دے کسی پاک دامن عورت پر تہمت لگائے تو اسے بھی سزا دینے کا حکم ہے تاکہ آئندہ کے بعد جھوٹی گواہی نہ دے۔کوئی شخص اگر کسی کو اپنی آنکھوں سے کسی کو بد کاری کرتے ہوئے دیکھ لے تو تب بھی خاموش رہے تا کہ جو گند ہے وہ وہیں رہے دوسرے لوگ اس سے دور رہیں۔ صحافی کو چاہیے کہ اس کو عدالت تک پہنچا دے تا کہ عدالت خود گناہ کرنے والے کو سزا دے۔

صحافی تحقیقات کے بغیر خبر شائع نہ کریں

صحافی کو چاہیے کہ وہ تحقیق کیے بغیر کوئی خبر کسی کے سامنے پیش نہ کرے۔جب ایک خبر کی اچھے طریقے سے تحقیق کر لے تو سب کے سامنے پیش کرے لیکن اگر کوئی خبر ایسی ہے جس سے معاشرے میں بُرائی پھیلے گی تو صحافی کو چاہیے کہ ایسی خبر صرف حکام تک پہنچائے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ 9

"اے ایمان والو !اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ کہیں کسی قوم کوانجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر شرمندہ ہونا پڑے"

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی جھوٹا شخص تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو پہلے اس خبر کی تحقیق کر لیا کرو کہ وہ خبر ٹھیک ہے،کیونکہ اگر خبر جھوٹی ہوئی اور کسی بے گناہ کو سزا دے دی گئی تو بعد میں تمہیں شرمندہ ہونا پڑے گا ۔صحافی کو چاہیے کہ جھوٹی خبر بلکل نہ پھیلائے پہلے تحقیق کر لے اس کے بعد خبر کو سب کے سامنے پیش کرے۔

صحافت کی اقسام

پرنٹ میڈیا

پرنٹ میڈیا کی اہمیت آج بھی زیادہ ہے۔الیکڑانک میڈیا کے باوجود پرنٹ میڈیا آج بھی صحافت میں سب سے پہلے نمبر پر ہے ،اخبارات و رسائل کی وجہ سے صحافت نے باقاعدہ ایک شکل اختیار کی۔دور حاضر میں بھی پرنٹ میڈیا بہت مقبول ہے۔اس کی وجہ سے پوری دنیا کے لوگ ایک دوسرے سے جڑتے جا رہے ہیں۔

پرنٹ میڈیا میں روز نامے ،ہفت روزہ اخبار ، علمی و ادبی مجلے ،پیشہ ورانہ رسالے، سہ ماہی اور سالا نہ جریدے شامل ہیں ۔ اب پرنٹ میڈیا میں پوسٹرز ، اسٹکرز ،ہینڈ بلز اور ٹی بورڈز بھی شامل کیے جاتے ہیں ۔پرنٹ میڈیا میں روزانہ اخبار کو بہت اہمیت حاصل ہے ۔ دنیا بھر میں روزانہ لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں سینکڑوں زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔آج کے ترقی یافتہ دور نے دنیا کو ایک دوسرے سے قریب تر کر دیا ہے ،ہر ملک کے قومی سطح کے اخبارات و رسائل دنیا بھر کے حالات و اقعات شائع کرتے ہیں۔ اس طرح دنیا بھر کے لوگ ایک خاندان کی حیثیت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ہفت روزہ ، ماہانہ ، سہ ماہی ، سالانہ اور پیشہ ورانہ رسائل کی اپنی جگہ افادیت و اہمیت ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ ان رسائل کے ذریعے زندگی کے ہر طبقہ سے وابستہ افراد سے رسائی ممکن ہو گئی ہے۔ سیاسی و دینی رجحان رکھنے والوں کے لئے الگ سے رسائل و جرائد موجود ہیں۔[10]

پرنٹ میڈیا کو جو اہمیت پہلے حاصل تھی آج کے دور میں بھی حاصل ہے اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا میں زمین و آسمان کا فرق ہے لیکن پھر بھی بہت سی عوام ایسی ہے جو اخبار کا مطالعہ کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔اخبارات اپنے پڑھنے والوں کے لئے نئی سے نئی معلومات اور خبریں پہنچا رہے ہیں، پرنٹ میڈیا آج کے دور میں بھی خبر پہنچانے کا سب سے پہلا طریقہ ہے۔

پرنٹ میڈیا کی اقسام

ذرائع ابلاغ وہ ذرائع ہوتے ہیں جن کی مدد سے ہم اپنی بات دوسرے لوگوں تک پہنچاتے ہیں ۔ انگریزی میں ذرائع ابلاغ کو میڈیا کہتے ہیں ، پرنٹ میڈیا میں وہ سب کچھ آتا ہے جن کی مدد سے ہم لکھ کر بات کرتے ہیں ۔ اظہار کرنے کا سب سے اچھا اور اہم طریقہ کتاب کو مانا جاتا ہے۔یہ ذرائع ابلاغ کی بہت پُرانی شکل ہے۔اخبار کی چھپائی کا کام بھی اتنا پُرانا ہے جتنا چھاپے خانے کا ، رسالے ہر دور میں دنیا کے ہر حصے میں چھپتے رہے ہیں۔ دور حاضر میں اخبارات اور رسائل کی اہمیت کم ہونے لگی ہے امریکہ اوریورپ نے اخبارات اور رسائل کی پرنٹنگ بند کرکے انہیں صرف اور صرف آن لائن اشاعت تک محدود کر دیا ہے ۔

پرنٹ میڈیا کی اہمیت

پرنٹ میڈیا کی اہمیت بہت زیا دہ ہے ۔ ہر دور میں اس کی ضرورت رہی ہے ،پرنٹ میڈیا کی وجہ سے لوگوں کو دوسری جگہ کے بارے میں معلومات آر ام سے مل جاتی ہے اس کی وجہ سے بہت آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔الیکٹر انک و سوشل میڈیا کی وجہ سے بھی ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ پرنٹ میڈیا کی ضرورت و اہمیت شاید باقی نہ رہے لیکن اسی کے ساتھ یہ احساس بھی شدت پکڑتا گیا کہ معیاری ، رسائل و جرائد کی اس قدر کثیر تعداد میں اشاعت مختلف موضوعات اور مختلف مقاصد کی وجہ سے ہے، اسی طرح تقریبا ہر جریدے کی رسائی ایک مخصوص حلقے تک رہتی ہے ، اور ہر جریدہ اپنی حد تک کسی نہ کسی حلقے کی افادیت کا ذریعہ بن رہا ہوتا ہے ۔ فطرت سی بات ہے نئی ایجاد فوری طور پر انسانی ذہن کو متوجہ کر لیتی ہے ۔ پرنٹ میڈیا کی اہمیت عہد حاضر کی جدید ایجادات میں بھی کم نہیں ہو سکی ، آج بھی کسی کے لئے اگر خبر کی سچائی کو پرکھنا مقصود ہے تو وہ پرنٹ میڈیا کی طرف فوری رجوح کرتا ہے ۔ پرنٹ میڈیا کتاب کی طرح اپنے وجود کو دستاویز کی شکل میں تا دیر محفوظ رکھنے کی صلاحیت ہزاروں سال سے تسلسل کے ساتھ نبھا رہا ہے۔[11]

پرنٹ میڈیا کی اہمیت کبھی بھی کم نہیں ہو سکتی کیونکہ میڈیا کا ایک بہت بڑا حصہ پرنٹ میڈیا پر مشتمل ہے۔صحافیوں کی پرنٹ میڈیا کے ساتھ جو وابستگی ہے اسے کم نہیں کیا جا سکتا ۔اخبارات و رسائل کتابوں کی طرح بہت دیر تک محفوظ رہ سکتے ہیں۔لوگ خبر کی سچائی معلوم کرنے کے لئے بھی پرنٹ میڈیا کی طرف آتے ہیں ۔ آج کے دور میں اخبارات وغیرہ چاہے موبائل فون پر بھی منتقل ہو گئے ہیں لیکن پھر بھی پرنٹ میڈیا کی اہمیت کم نہیں ہوئی۔

پرنٹ میڈیا کی روشنی میں ختم نبوت کی ترویج و اشاعت

ختم نبوت کی ترویج و اشاعت میں پرنٹ میڈیا کا بہت کردار ہے ۔پرنٹ میڈیا میں اخبارات و رسائل وغیرہ کی مدد سے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت بہت عمدہ طریقے سے ہو سکتی ہے ۔ جو لوگ بہت دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں ان کے لیے پرنٹ میڈیا بہت مفید ہے ،اس کے ذریعے سے لوگوں کو آگاہی حاصل ہوتی ہے ۔عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں لوگ علم حاصل کرسکتے ہیں جن لوگوں کے پاس آگاہی حاصل کرنے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہوتا وہ لوگ اخبارات و رسائل کی مدد سے ختم نبوت کے بارے میں جان سکتے ہیں۔

اخبارات کی روشنی میں ختم نبوت کی ترویج و اشاعت

اخبار ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کا بہت اہم ذریعہ ہے ۔اخبارات میں عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے بارے میں کالم اور مضامین لکھے جاتے ہیں ۔جنگ اخبار کا" اقرا اسلامی صفحہ" ہے جس میں صرف دین اور ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کی جاتی ہے۔یہ بہت مقبول ہے ۔مختلف اخبارات میں ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے مضامین لکھے جاتے ہیں جس سے عوام میں شعور پیدا ہوتا ہے ۔اخبارات ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کا موثر ذریعہ ہے۔

روزنامہ دنیا

اس اخبار میں مولانا منظور احمد چنیوٹی نے عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے جو کام کیا اس کے بارے میں بتایا گیا ہے ۔آپ نے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے جو کام کیے وہ اور جماعتیں مل کر بھی نہ کر سکیں۔حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی ان لوگوں میں سے ہیں کہ جن کی تمام زندگی عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت میں گزری ۔ آپ نے ختم نبوت کے مشن کی خاطر پنجاب کے مختلف شہروں لاہور ،فیصل آباد ، سیالکوٹ ، جھنگ ، احمد پور شرقیہ ، ساہیوال ، جہلم کی جیلوں میں قید و بند کی صعوبتوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا ۔آپ نے عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے بیس سے زیادہ کتابیں لکھیں ان میں سے کئی کتابیں عربی اور انگلش زبانوں میں بھی شائع ہو کر پوری دنیا میں پھیل چکی ہیں۔آپ ؒ تنہا عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے وہ کام کر گئے کہ جو کئی جماعتیں اور تنظیمیں بھی نہ کر سکیں۔آپ پچاس سال تک ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے کا م کرتے رہے۔[12]

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنی ساری زندگی اسلام کے تحفظ اور عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت میں گزاری۔آپ بہت بڑے عالم دین تھے ،آپ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے حوالے سے پوری دنیا میں جانے جاتے ہیں۔آپ مسلمانوں کے ایما ن کی حفاظت کا زریعہ بھی ہیں۔آپ نے جو ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے کام کیا اس وجہ سے بہت سارے قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا ۔آپ نے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے بہت سے مبلغ تیار کیے۔

نئی لگن

یہ اخبار روز نامہ نئی لگن۲۲ اپریل ۲۰۲۳ میں شائع ہو ااس میں عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے بارے میں بات کی گئی کہ عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے سب کو مل کر کام کرنا چاہیے ۔ عقید ہ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے ۔ تمام دینی رہنماوں نے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے ہم ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ کسی کو قر آن و سنت کے خلاف کچھ نہیں کرنے دیں گے،آپ ﷺ آخری نبی ہیں ، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔اسلام آبا د میں جماعت اہلسنت پاکستان نے ایک کنونشن کا اہتمام کیا اس کا عنو ان تحفظ عقیدہ ختم نبوت تھا ۔ تمام علماء اور ملک بھر سے آئے ہوئے مکاتب فکر کے رہنماوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے اور ہمیں اپنی جان سے عزیز ہے جس کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے ۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سر گر میوں پر پابندی عائد کئے جانے سمیت فوری طور پر انہیں کلیدی عہدوں سے بر طرف کیا جائے ،عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اختلافات سے بالا تر ہوکر تحریک ختم نبوت کی طرز پر تحریک چلانے کے لئے سروں پر کفن باندھنے کو تیار ہیں۔ ان خیالا ت کا اظہار تمام مکاتب فکر کے علما ئے کر ا م نے اور تمام دینی جماعتوں کے رہنماوں نے کیا پیر صاحب گولڑہ شریف پیر سید شمس الدین شمس گیلانی نے کہا کہ ختم نبوت کے منکر کا فر ہیں ، نبی پاک ﷺ آخری نبی ہیں ، قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا ، عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنے اکابرین کی طرح کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی کو قر آن وسنت کی غلط تشریح کرنے کی اجازت دیں گے۔قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں ، انہیں شعائر اسلام کا مذاق اڑ انے کی اجازت نہیں دیں گے ۔ قادیا نی لابی عالمی سطح پر اسلام کے خلاف سازشیں کر رہی ہے ، ہمیں عالمی سطح پر متحد ہو کر پیغام دینا ہوگا کہ دین کے خلاف کسی سازش کو برداشت نہیں کیا جائے گا، ہمار ا مرنا اور جینا ناموس رسالت کے لئے ہے۔ سید حامد سعید کاظمی نے کہا کہ آز ادی اظہا ر ر ائے کی آڑ میں کسی کو بھی ناموس رسالت پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ، قادیانی اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں اور قادیانی لابی پاکستان میں سازش کر رہی ہے ، پیر سید شبیر حسین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے ملک بھر میں تحریک چلائیں گے

ہماری زندگیا ں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی امانت ہیں ۔ عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے ہر قربانی دیں گے ۔پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ نافذ کیا جانا چاہیے کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے ،قادیانیوں کے ہر کام پر نظر رکھنی چاہیےتا کہ وہ کوئی غلط کام کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔جو بھی عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے کام کرے گا اس کو خر اج تحسین پیش کیا جائے گا۔ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے سب کو مل کر کام کرنا ہوگا ،ا س کام کے لئے اگر کوئی قربانی بھی دینی پڑے گی تو پیچھے نہیں رہیں گے کیونکہ ہماری زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی امانت ہیں ۔

روز نامہ دنیا

ختم نبوت اسلام کی اساس ہے ۔ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے ملک میں کانفرنس رکھی جاتی ہے تا کہ لوگوں کو اس بات کے بارے میں علم ہو کہ اسلام اور ختم نبوت کے دشمن کو ن ہیں اور جو لوگ قادیا نی ہیں یا قادیا نیوں کا ساتھ دیتے ہیں وہ مسلما ن نہیں ہیں وہ ملحد اور غدار ہیں۔لاہور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۹ ویں عظیم الشان آل پاکستان سالانہ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی چناب نگر کے مقررین نے کہا عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس ،ایمان کی بنیاد، اور اتحاد امت کی علامت ہے ، عقیدہ ختم نبوت پر سمجھوتا کرنے والے اور قادیانیوں کو شیلٹر مہیا کرنے والے اسلام اور ملک کے غدار ہیں ، مفتی محمد حسن نے کہا تمام بدنی ، زبانی و مالی عبادات اور اسلامی احکامات ختم نبوت کی بدولت میسر آئے ، حضرت محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ، مولانا اللہ وسایا نے شرکا کے سوالات کے جوابات دیئے اور کہا قانون انسداد توہین رسالت ﷺ اور قوانین ختم نبوت کو چھیڑنا آگ و خون سے کھیلنے کے مترادف ہے ۔ اسلامی اقدار ، اسلامی شعائر اور قوانین تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا، مولانا امجد خان نے کہا ہم زندگی کی آخری سانس تک تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دیتے رہیں گے،مولانا ر اشد مدنی نے کہا مسلما ن قادیانیوں کی مصنوعات کا ہر سطح پر بائیکاٹ کریں ،مولانا سائیں عبد المجیب قریشی نے کہا نوجوان نسل ملٹی میڈیا ،سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا کو ختم نبوت کی ترویج و اشاعت اور اسلامی اقدارو روایات کو فروغ دینے کے لئے استعمال کرے ۔

دورحاضر میں ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔آج کے دور میں میڈیا بہت آگے نکل چکا ہے اور نوجوان نسل سوشل میڈیا ،پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے پیچھے بھا گ رہی ہے ۔ اگر ختم نبوت کی ترویج و اشاعت میں ان سب کا استعمال کیا جائے تو ختم نبوت کی تر ویج و اشاعت کو فروغ مل سکتا ہے۔نو جوان نسل کی خاص طور پر تربیت ہو سکتی ہے ۔ کیونکہ ختم نبوت کی تر ویج و اشاعت کے لئے پرنٹ میڈیا

ایک موثر ذریعہ بن چکا ہے۔اس کانفرنس میں علما ء کرام نے فرمایا کہ ہم تحفظ عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لئے آخری سانس تک اپنا فریضہ انجام دیتے رہیں گے ۔

جنگ

اس اخبار میں تحفظ ناموس رسالت کے بارے میں بات کی گئی ہے کہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت میں پرنٹ میڈیا کا کردار بھی ہو سکتا ہے ۔اس کی مدد سے دور دور کے علاقوں میں جہاں باقی سہولیات موجود نہیں ہوتیں وہا ں پرنٹ میڈیا کی مدد سے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کی جاسکتی ہے۔
تحفظ ناموس رسالت ہماری زندگی کا مقصد ہے لیکن منکرین ختم نبوت نے نہ صرف اس راسخ عقیدے سے انحراف کیا ہے بلکہ اسلام ،قرآن ،احادیث کی غلط تشریحات کر کے اپنی تصنیف و تالیف ،تحریر و تقاریر ،پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے گمراہی پھیلا رہے ہیں ۔ جس کے سد باب اور سچے راسخ عقیدہ ختم نبوت سے روشناس کرانے کے لیے اسلام کے پیغام امن و محبت اور رسول اللہ ﷺ کی ارفع و اعلیٰ تعلیمات کو عام کرنے اور برطانیہ و یورپ میں اسلامی عقائد و نظریات کا پر چار اور ان کی اشاعت و ترویج ہماری ذمہ داری ہے۔[15]
ختم نبوت کی ترویج و اشاعت ہماری ذمہ داری ہے ،پرنٹ میڈیا کے ذریعے سے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت بہت آسان ہو گئی ہے ۔اسلام کی خدمت ہماری ذمہ داری ہے،آپ ﷺ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے بھی پرنٹ میڈیا کا سہارا لیا جا سکتا ہے تاکہ عام سے عام انسان بھی آپ ﷺکی تعلیمات کو جان سکے اور ان پر عمل کر سکے اپنی زندگی آپ ﷺ کے حکم کے مطابق گزار سکے۔تحفظ عقیدہ ختم نبوت کو محفوظ رکھنے کے لیے اور اس کی ترویج و اشاعت کے لیے اگر کوئی بھی قربانی دینی پڑے تو پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔پرنٹ میڈیا کے ذریعے سے منکرین ختم نبوت کا قلع قمع کیا جاسکتا ہے ۔

روزنامہ قرطاس

یہ اخبار 24 فروری2024 میں شائع کیا گیا ۔خوشاب میں جمعۃ المبارک کے دن محمد شاداب رضا نقشبندی کے کہنے پر تحفظ ختم نبوت منایا گیا ۔انہوں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا،قادیانی جو ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے خلاف سرگرمیا ں کر رہے ہیں ان کے خلاف مذمتی قرار دادیں منظور کی گئیں۔محمد شاداب رضا کا کہنا تھا کہ عقیدہ ختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دیں گے ، پاکستان میں اقلیتوں کے عدم تحفظ کا پروپیگنڈا بے بنیاد ہے ۔اقلیتوں کو آئین میں دئیے گئے تمام مذہبی ،سیاسی اور معاشرتی حقوق حاصل ہیں،قادیانیت کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک فتنہ ہے ۔قادیانی دھوکے اور فراڈ سے اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں۔آج نوجوان نسل کو فتنہ قادیانیت کے کے زہر سے متعارف کروانے اور عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کرنے کے لیے علما کرام کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جان بھی قربان ہے ۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آخری نبی بنا کر بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجایا اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور کافر ہے۔ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے امت مسلمہ کو متحد ہونا پڑے گا اور آئین اور قانون کے مطابق حکومت کو چاہیے کہ ایسا قانون نافذ کیا جائے کہ قادیانی فتنہ کی ختم نبوت کے خلاف سرگرمیوں کو روکا جائے ۔

نوائے وقت

کراچی(نیوز رپورٹر)جمعیت علماء اسلام کے رہنماء قاری محمد عثمان نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت ﷺایمان کی اساس ہے۔ قادیانیت فرقہ نہیں فتنہ ہے۔ خاتم النبین ﷺ کی نبوت کو جو نہیں مانتے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ حکومت قادیانیت کے فائدوں کیلئے جو کام کرتے ہیں ان پر نظر رکھے۔ہم قادیانیت اور دین اسلام کے دشمنوں کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے ۔قاری محمد عثمان نے کہا کہ پارلیمنٹ کے اندر مغرب نواز اور اسلام مخالف قانون سازی کے سامنے سب سے بڑی رکاوٹ جمعیت علماء اسلام ہے۔ ہردور میں حکمران بیرونی آقاؤں کی خوشنودی کیلئے ملک کے اسلامی تشخص کو مٹانے کے درپے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 7 ستمبر تاریخ کا وہ روشن دن ہے کہ جب طویل جدوجہد کے بعد پارلیمنٹ سے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیا گیا۔ناموس رسالت ﷺکی حفاظت جنت کی ضمانت ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ﷺ کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔7ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت، تجدید عہد، ہمت و استقلال کا دن ہے۔ انہوں نے کہا کہ خاتم النبین ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ نبوت کا منکر کافر ہے۔قادیانی آئین پاکستان کے مطابق نہ تو اقلیتوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرواتے ہیں اور نہ ہی آئین پاکستان کے تحت انتخابات میں حصہ لیتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ7 ستمبر ہماری تاریخ کا وہ روشن اور تاریخ ساز دن ہے جب ہزاروں مسلمانوں نے عقیدہ ختم نبوتﷺ کے لئے

اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے طویل جدوجہد کے بعد پارلیمنٹ سے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ44 سال بعد ایک بار پھر انکے جانشین قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان نے 24 گھنٹے کے اندر ختم نبوت کے حلف نامے کو چوری کرنے والوں سے زبردستی بحال کراکر اسی قومی اسمبلی سے متفقہ طور پر دوبارہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلواکر پھر قادیانیت پر ہمیشہ کیلئے مہر ثبت کرادی ہے۔انہوں نے کہا کہ7 ستمبر مسلمانوں کیلئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔حضور اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کفر ہے۔ قادیانی اسلام کے کھلے دشمن اور پاکستان کیلئے ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوۃ ﷺ کے تحفظ، نسل نو کے ایمان کی حفاظت اور قادیانیت کے کفر کو بے نقاب کرنے کے لئے ہر ایک مسلمان کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔تاکہ وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکے۔

رسائل کی روشنی میں ختم نبوت کی ترویج و اشاعت

پرنٹ میڈیا کی ایک قسم رسالے بھی ہیں ان کی مدد سے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کی جاتی ہے ۔لوگوں کے گھروں دفتروں وغیرہ میں رسالے پہنچائے جاتے ہیں ۔رسالوں کی مدد سے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت بہت آسان ہو گئی ہے ۔ ماہنامہ فیضان مدینہ اسلام کی اساس عقیدہ ختم نبوت کے متعلق مضامین شائع کرتا ہے ۔ مسلمانوں کا واضح اور مسلمہ عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں ،آپ ﷺ کے زمانے میں یا آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا ۔آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے ۔علما کرام نے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے بے شمار کتابیں لکھیں ۔شاہین عقیدہ ختم نبوت حضرت مفتی محمد امین قادریؒ نے عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے تقریبا سوا صدی تک لکھی جانے والی علما کی کتب و رسائل کو جمع کرکے ازسر نو ترتیب و تدوین کے بعد چھاپنے کے کام کا بیڑا اُٹھایا اور اس کا نام عقیدہ ختم النبوۃ ہی رکھا۔اب تک اس کی 16جلدیں چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں۔عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے اپنی کوششوں کو تیز کرنا چاہیے،اس عقیدے کو پہچاننا چاہیے۔قادیانی فتنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے ، آج قادیانی فتنہ ہے تو کل کوئی اور فتنہ سر اُٹھا لے گا اس لیے عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے اپنا اور آنے والی نسلوں کا تحفظ کیا جائے۔

محدث میگزین

اس رسالے میں ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے جس طرح پہلے لوگوں نے کام کیا اسی طرح آج کے لوگوں کو کرنے کی ترغیب دی گئی ہے کہ ختم نبوت کے خلا ف ہونے والی سازشوں کو ناکام بنا دیں پوری امت مسلمہ کو چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہو کر رہیں اور ایک ساتھ مل کر ایسے لوگوں کا مقابلہ کریں جو ختم نبوت کی ترویج و اشاعت میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ختم نبوت ہر مسلما ن پر واجب ہے ۔ امت مسلمہ کی اجتماعیت اسی عقیدے سے وابستہ ہے ۔اگر کوئی شخص ختم نبوت کی نفی کرتا ہے یا اس میں کمی بیشی کرتا ہے تو وہ اسلام کی خوبصورت عمارت میں نقب زنی کرتا ہے۔تمام امت کا ختم نبوت کے عقیدے پر اجماع و اتحاد ہے ۔قادیان کے مرزا غلام احمد نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو علما امت نے اس فتنہ کے سد باب کے لیے بھر پور کردار ادا کیا۔آج پھر ضرورت ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہونے والی سازشوں کو ناکام بنا دیں اور اس اہم کام کے لیے تمام مکاتب فکر کو ماضی کی طرح اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کو پوری دل جمعی سے کرنا چاہیے۔

ہر زمانے میں اہل علم نے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے کام کیا ہے ۔آج کے دور میں اخبارات و رسائل بھی ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے استعمال کیے جارہے ہیں ۔تمام امت مسلمہ کا اس بات پر یقین ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں جو اس بات پر یقین نہیں رکھتے وہ ملحد ہیں۔ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کو بہت غورو فکر کے ساتھ کرنا چاہیے ، ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے بہت سی تحریکیں بھی چلائی گئیں۔

ماہنامہ ترجما ن القرآن

ماہنامہ ترجما ن القرآن میں ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے مولانا ابو الا علیٰ مودودی نے جو کام سر انجام دیے ان کا ذکر کیا گیا ہے۔مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کو موت کی سزا سنائی گئی ان کو سزا اس لیے سُنائی گئی کیونکہ انہوں نے قادیانی مسئلہ کے نام کا ایک پمفلٹ لکھا اور اسلامی دستور تحریک کو مسلمانوں کے ذہنوں میں اُتار دیا یہ ان لوگو ں کے لیے خطرہ تھا جو اسلام کے دشمن تھے اس لیے انہوں نے مولانا کو سزائے موت سنا دی ۔ادھر مولانا مودودی صاحب کی سزا کے اعلان سے ختم نبوتؐ کا مسئلہ نہ صرف عرب ریاستوں میں ایک عالم گیر اسلامی ذہن کی شکل اختیار کرگیا بلکہ یورپ کے کئی ایک ملکوں کی علمی اور سیاسی فضا تک پہنچ گیا۔ یعنی ان ملکوں میں مستشرقین کی حد تک یہ بات نمایاں ہوگئی کہ پاکستان میں قادیانی مسئلہ کیا اہمیت رکھتا ہے، اور مسلمان اس جماعت کے بارے میں کیا سوچتے اور کیا چاہتے ہیں؟ اگرچہ’ منیر انکوائری کمیشن ‘اپنی طبعی افتاد

کے باعث ایک غلط نہاد کھڑا گ تھا، جماعت اسلامی نے اپنے انداز فکر کے مطابق جسٹس منیر کی اُڑان گھائیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ پھر جب منیر رپورٹ چھپ کر سامنے آئی تو اس کا اس طرح پوسٹ مارٹم کیا کہ وہ رپورٹ دینی اور علمی حلقوں میں ایک فحش کتاب ہوکر رہ گئی۔ اس کتاب کا بنیادی نقص یہ تھا کہ جسٹس منیر نے اپنے قلم کے اللّے تللوں سے ایک ایسی داستان مرتب کردی تھی، جس کو خلافِ اسلام طاقتوں ، مثلاً امریکا و یورپ کے عیسائیوں اور یہودیوں کی ریاست اسرائیل کے دانش وروں اور حاکموں اورہندستان کے سنگھٹیوں اور مہاسبھائیوں نے خوب خوب استعمال کیا۔ قادیانی، مغربی ممالک کے علاوہ افریقی ریاستوں میں اس کا چرچا کرتے رہے۔ اس رپورٹ میں مسلمان کی تعریف کے تحت اسلام کا مذاق اُڑایا گیا اور علما کے استخفاف کی آڑ میں قادیانیت کا جواز قائم کیا گیا۔تاہم، مولانا مودودی نے تبصرے کے زیرعنوان رپورٹ کا تجزیہ کرکے اس کے مندرجات کا رَد کیا اور بیرونی ممالک کے جن حلقوں میں اس کی مضرتیں پھیل گئی تھیں، وہاں ان مضرتوں کو ہمیشہ کے لیے زائل کردیا۔

پہلے یہ تبصرہ اردو میں نکلا پھر چند مہینے بعد عربی میں اور پھر اگلے سال انگریزی میں اس کا ترجمہ کیا گیا اور امریکہ میں رسائل وجرائد تقسیم کیے گئے ۔اس کے علاوہ یونیورسٹیوں اور لائبریریوں میں اس کے نسخے رکھے گئے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا کہ بعد میں کسی نے اس کا حوالہ نہ دیامولانا مودودی نے دنیا ئے اسلام کے ذہنوں میں یہ ڈال دیا کہ قادیانی مسلما نوں سے ہٹ کر ایک الگ امت ہیں ،اور ان کا وجود پوری دنیا اسلام کے لیے نقصان دہ ہے۔

ماہنامہ منہاج القرآن

عقیدہ ختم نبوت اسلا م کا امتیازی عقیدہ ہے ،اس کا اقرار کئے بغیر کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا ۔عقیدہ ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنی خدمات سر انجام دیں آپ نے قلم کے ذریعے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کی ۔منہا ج القرآن کی طرف سے ہر سال ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جاتی ہے ،اس کانفرنس کو ختم نبوت کانفرنس کا نام اس لیے دیا گیا کیونکہ فتنہ قادیانیت کو اس کے عبرت ناک انجام تک پہنچایا گیا ۔

تحریک منہاج القرآن کے فکری و نظریاتی اور تحریکی ترجمان ماہنامہ منہاج القرآن دسمبر 88 اور جنوری 1989 کا شمارہ خصوصی اشاعت ختم نبوت کانفرنس سے منسوب کرتے ہوئے شائع کیا گیا ۔اس خصوصی شمارہ میں بالخصوص کانفرنس کے پس منظر کے سلسلے میں قائد تحریک کا مرزا طاہر قادیانی سربراہ قادیانی جماعت کے نام چیلنج قبول کرنے کے حوالے سے لکھا گیا کھلا خط کا مکمل متن ،اخبارات میں کانفرنس کی تشہیر،کانفرنس کی مکمل روداد ، مقررین کے خطابات ،شرکا کے تاثرات کو ایک تاریخی ریکارڈ اور تحریکی ورثہ کی صورت میں محفوظ کرنے کا با حسن طریق اہتمام کیا گیا ہے۔اس خصوصی اشاعت کے علاوہ بھی مجلہ میں وقتا فوقتا ختم نبوت کے حوالے سے ٹھوس علمی مواد اشاعت پذیر ہوتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے بہت کام کیا آپ نے بہت سے رسالے لکھے۔ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کی بہت اہمیت اور ضرورت ہے۔تحریک منہاج القرآن میں ختم نبوت کی ترویج و اشاعت اس طریقے سےکی گئی کہ اس میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہ رہا اور منکرین ختم نبوت نے جو شکوک پھیلائے وہ خود ہی ختم ہو گئے۔ڈاکٹر طاہر القادری نے ختم نبوت کی ترویج و اشاعت کے لیے ایسے رسالے شائع کیے کہ انہیں پوری دنیا میں مقبولیت حاصل ہوئی ۔اندرون اور بیرون ممالک میں عقیدہ ختم نبوت کو اپنا موضوع بنا کر خطاب کیے۔

ڈیٹا کی دستیابی

تحقیق میں استعمال ہونے والا ڈیٹا مناسب درخواست پر متعلقہ مصنف سے دستیاب کیا جا سکتا ہے۔

اخلاقی منظوری

لاگو نہیں۔

مالی معاونت

اس تحقیق کے لیے کسی مخصوص ادارے یا ذریعے سے مالی معاونت حاصل نہیں کی گئی

حوالہ جات

1. الحاج مولوی فیروزالدین ، فیروز اللغات، فیروز سنز، لاہور، ۲۰۱۰، ص ۸۵۹
2. سید عبید السلام زینی، اسلامی صحافت، ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور ، ۱۹۸۸ء، ص ۲۷
3. ایضا، ص ۳۱
4. مولانا احسن علی خان ندوی ، بر صغیر میں اسلامی صحافت کی تاریخ اور ارتقاء، اسلامک ریسرچ اکیڈمی ، کراچی ، ۲۰۱۳، ص ۱۴
5. ابو سلمان شاہجہان پوری، ارمغان آزاد ، المخزن پرنٹرز ، کراچی، ۱۹۹۰ ء ، ص ۱۹۳
6. سورہ النحل ۱۶: ۹۰
7. سورہ النور ۱۹:۲۴
8. سورہ النور ۲۴: ۴
9. سورہ الحجرات ۶:۴۹
10. لیاقت علی خان نیازی، اسلام کا قانون صحافت ، معراج دین پرنٹرز ، لاہور ، ۱۹۹۵ ء، ص ۱۲۹
11. میاں محمد حسنین فاروق کمیانہ، پرنٹ میڈیا الیکٹرانک میڈیا ، اردو پوائنٹ، جولائی ۲۰۱۹
12. مولانا مجیب الرحمن ، سفیر ختم نبوت مولانا منظو احمد چنیوٹی، روز نامہ پاکستان ، لاہور، ج۳۳، شمارہ ۱۱۶ ، ۲۰۲۲ ، ص ۷